© rasailojaraid.com

ساغر اقبالی

آخری صفحہ

☆ تیمور لنگ نے سمرقند فتح کیا تو مالِ غنیمت میں، دوسری چیزوں کے ساتھ کچھ خواتین بھی آئیں۔ اُن میں ایک اندھی عورت بھی تھی جب اُسے تیمور کے سامنے پیش کیا گیا تو اُس نے پوچھا ''تمہارا نام کیا ہے؟''

''دولت'' عورت نے جواب دیا۔

تیمور ہنس کر بولا ''دولت اندھی ہوتی ہے کیا؟''

عورت نے برجستہ جواب دیا ''اگر دولت اندھی نہ ہوتی تو تم جیسے لنگڑے کے گھر کیوں آتی!''

☆ سید ضمیر جعفری نے اقبال کے مصرع کی پیروڈی کی ہے۔ کتنی دلچسپ اور حسب حال ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان — تولہ کبھی ماشہ کبھی سکھر کبھی کاغان
سہما ہوا، دُبکا ہوا، حیران پریشان — جیسے کسی کنجوس کے گھر میں کوئی مہمان
کرسی پہ ہے مومن کبھی مومن پہ ہے کرسی — ایوان کی زینت کبھی رسوا سرِ میدان
خان کوئی مرزا کوئی راجا کوئی راؤ — لاؤ ذرا دیکھوں تو کوئی مسلمان''

☆ مولانا محمد علی جوہر، ذیابیطس کے پرانے مریض تھے، جانتے تھے کتنا خطرناک مرض ہے لیکن اس خطرہ کا بیان جب وہ کرتے ہیں تو ایک پرلطف واقعہ معلوم ہوتا ہے آپ بھی سنیے:

''ایک ذیابیطسی کے لیے ایک چیونٹی کے کاٹے اور کھال میں، سوئی سے باریک تر چھید ہو جانے سے، ملک الموت کے لیے پھاٹک کھل جاتا ہے۔''

☆ ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاریؒ ایک مرتبہ آغا شورش کاشمیریؒ سے ملنے دفتر ''چٹان'' گئے۔ شورش مرحوم قرطاس و قلم کی صحبت میں گم سم تھے۔ شاہ جیؒ نے انہیں استغراق و انہماک کی شدید کیفیت میں پایا تو پوچھا: ''آغا جی! کیا سوچ رہے ہو؟''

بولے: ''شاہ جی! نظم لکھ رہا ہوں لیکن ایک مصرع پھنس گیا ہے۔''

شاہ جی نے کہا: ''سنایئے!'' شورش نے مصرع پڑھا:

آغا یحییٰ دورِ ماضی کا فسانہ ہو گیا

شاہ جی برجستہ گرہ لگائی:

مہوشوں کی گود میں قومی ترانہ ہو گیا

© rasailojaraid.com